توبہ

تالیف

جواد محدثی

ترجمہ

مرغوب عالم عسکری

مجمع جہانی اہل بیت علیہم السلام

www.ketab.ir

سرشناسه : محدثی، جواد، ۱۳۳۱ - Mohadesi, Javad
عنوان قراردادی : Nhjol-Balaghah .Persian .Selection
نهج‌البلاغه .فارسی .برگزیده. شرح درسهایی از نهج‌البلاغه . اردو
عنوان و نام پدیدآور : توبه /تالیف جواد محدثی ؛ ترجمه مرغوب عالم عسکری.
مشخصات نشر : قم: مجمع جهانی اهل بیت (ع)، ۱۴۰۳.
مشخصات ظاهری : ۳۶ص.؛ ۵/۱۴×۵/۲۱س‌م.
شابک : 978-964-529-965-9
وضعیت فهرست نویسی : فیپا
یادداشت : زبان: اردو.
یادداشت : عنوان فرعی: بازگشت به فطرت یا توبه.
عنوان دیگر : بازگشت به فطرت یا توبه.
موضوع : علی‌بن ابی‌طالب (ع) ، امام اول، ۲۳ قبل از هجرت - ۴۰ق . نهج‌البلاغه -- توبه
موضوع : Ali ibn Abi-talib, Imam I. Nahjol - Balaghah -- Repentance
موضوع : توبه (اسلام) Repentance -- Islam
شناسه افزوده : عسکری، مرغوب عالم، ۱۹۷۰- م.، مترجم
شناسه افزوده : علی‌بن ابی‌طالب (ع) ، امام اول، ۲۳ قبل از هجرت - ۴۰ق . نهج‌البلاغه. برگزیده. شرح
شناسه افزوده : Ali ibn abi-Talib, Imam I, 600-661. Nahjol - Balaghah. Selections. Commentaries
رده بندی کنگره : BP۳۸/۰۹
رده بندی دیویی : ۲۹۷/۴۶۴
شماره کتابشناسی ملی : ۹۷۲۲۱۵۳
اطلاعات رکورد کتابشناسی : فیپا

www.ketab.ir

نام کتاب: توبہ
تالیف: جواد محدثی
پیشکش: ادارہ ترجمہ، ثقافتی شعبہ، مجمع جہانی اہل بیتؑ
ترجمہ: مرغوب عالم عسکری
ناشر: مجمع جہانی اہل بیتؑ
طبع اول: ۱۴۴۶ ہجری، ۲۰۲۴ میلادی
مطبع: چاپ ایران
تعداد: ۵۰

ISBN: 978-964-529-965-9

www.ahl-ul-bayt.org--info@ahl-ul-bayt.org

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں۔

پتہ: ٭ نزد گلی نمبر ۶، جمہوری اسلامی بولیورڈ، قم، ایران۔ ٹیلی فون: ۰۰۹۸۲۵۳۲۱۳۱۲۲۱
٭ بلڈنگ نمبر ۲۲۸، مدمقابل پارک لالہ، کشاورز بولیورڈ، تہران، ایران۔ ٹیلی فون: ۰۰۹۸۲۱۸۸۹۷۰۱۷۱

--فہرست--

حرف اول -- ۹
حرف آغاز -- ۱۳
فطرت کی طرف بازگشت -- ۱۶
توبہ رحمت کی کھڑکی -- ۲۰
حقیقت توبہ -- ۲۵
توبہ اور جبران مافات -- ۲۹
گناہ اور توبہ کے آثار -- ۳۳
تاخیر کیوں؟ -- ۳۹
کس چیز سے توبہ؟ -- ۴۴
توبہ کے موانع -- ۴۸
۱۔ آرزوں کا طولانی ہونا -- ۴۸
۲۔ لذت گناہ -- ۴۹
۳۔ پلیدی گناہ سے ناواقفیت -- ۵۰
۴۔ گناہ کو حقیر اور معمولی تصور کرنا -- ۵۱
۵۔ رحمت الٰہی سے مایوسی -- ۵۲

www.ketab.ir

۶۔ غرور و تکبر ---------------------------------- ۵۳

توبہ سے زیادہ آسان راستہ ---------------------------------- ۵۵

بخشش و معرفت کے اور دوسرے طریقے ---------------------------------- ۵۸

۱۔ نماز کی ادائیگی اور اس کی پابندی ---------------------------------- ۵۸

۲۔ ترک گناہ ---------------------------------- ۵۹

۳۔ کار خیر انجام دینا ---------------------------------- ۵۹

۴۔ بیماری کا تحمل کرنا ---------------------------------- ۶۰

ہو سکتا ہے صلاح ہو؟ ---------------------------------- ۶۲

www.ketab.ir

پروردگار عالم نے ارشاد فرمایا:

﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾

(سورۂ احزاب: آیت ۳۳)

اے اہلبیت! اللہ کا ارادہ یہ ہے کہ تم سے رجس اور گندگی کو دور رکھے اور تمہیں اس طرح پاکیزہ بنائے جس طرح پاکیزہ بنانے کا حق ہے۔

شیعہ اور سنی کتابوں میں رسول خدا کی بہت سی احادیث منقول ہیں جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ یہ آیت مبارکہ پنجتن پاک یعنی اصحاب کساء کی شان میں نازل ہوئی ہے اور "اہل بیت" سے مراد یہی حضرات ہیں۔ یہ پانچ ہستیاں محمد، علی، فاطمہ، حسن اور حسین علیہم السلام ہیں۔

بطور نمونہ ان کتابوں کی طرف رجوع ہو: احمد بن حنبل (وفات ۲۴۱ھ) کی المسند: ج۱، ص۳۳۱، ج۴، ص۱۰۷، ج۶، ص۲۹۲ و۳۰۴، مسلم (وفات ۲۶۱ھ) کی الصحیح: ج۷، ص۱۳۰، ترمذی (وفات ۲۷۹ھ) کی السنن: ج۵، ص۳۶۱، دولابی (وفات: ۳۱۰ھ) کی الذریۃ الطاہرۃ النبویۃ، نسائی (وفات ۳۰۳ھ) کی السنن الکبریٰ ج۵، ص۱۰۸ و ۱۱۳، حاکم نیشاپوری (وفات: ۴۰۵ھ) کی المستدرک علی الصحیحین ج۲، ص۴۱۶، ج۳، ص۱۳۳ و۱۴۷ و۱۴۳، زرکشی (وفات ۷۹۴ھ) کی البرہان: ص۱۹۷، ابن حجر عسقلانی (وفات ۸۵۲ھ) کی فتح الباری شرح صحیح البخاری: ج۷، ص۱۰۴، کلینی (وفات ۳۲۸ھ) کی اصول الکافی: ج۱، ص۲۸۷: ابن بابویہ (وفات ۳۲۹ھ) کی الامامۃ والتبصرۃ، ص۴۷، ح۲۹، مغربی (وفات ۳۶۳ھ) کی دعائم الاسلام، ص۳۵ و۳۷: شیخ صدوق (وفات ۳۸۱ھ) کی الخصائص ۴۰۳ و۵۵۰، شیخ طوسی (وفات ۴۶۰ھ) کی الامالی: ح۴۳۸، ۴۸۲ و۷۸۳۔

نیز مندرجہ ذیل کتابوں میں اس آیت کی تفسیر کی طرف مراجعہ ہو: طبری (وفات ۳۱۰ھ) کی جامع البیان، جصاص (وفات ۳۷۰ھ) کی احکام القرآن: واحدی (وفات ۴۶۸ھ) کی اسباب النزول، ابن جوزی (و: ۵۹۷ھ) کی زاد المسیر، قرطبی (وفات ۶۷۱ھ) کی الجامع لاحکام القرآن، ابن کثیر (وفات ۷۷۴ھ) کی تفسیر، ثعالبی (وفات ۸۲۵ھ) کی تفسیر، سیوطی (وفات ۹۱۱ھ) کی الدر المنثور، شوکانی (وفات ۱۲۵۰ھ) کی فتح القدیر، عیاشی (وفات ۳۲۰ھ) تفسیر، قمی (وفات: ۳۲۹ھ) کی تفسیر، فرات کوفی (وفات ۳۵۲ھ)، نیز آیۂ اولوا الامر کے ذیل میں ملاحظہ ہو: طبرسی (وفات ۵۶۰ھ) کی تفسیر اور بہت سی دوسری کتابیں۔

www.ketab.ir

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ:

إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمُ الثَّقَلَيْنِ كِتَابَ اللهِ وَعِتْرَتِي أَهْلَ بَيْتِي مَا إِنْ تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا لَنْ تَضِلُّوا أَبَدًا وَإِنَّهُمَا لَنْ يَفْتَرِقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ.

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

میں تمہارے درمیان دو گرانقدر چیزیں چھوڑے جاتا ہوں: (ایک) کتاب خدا اور (دوسری) میری عترت اہل بیتؑ۔ اگر تم انہیں اختیار کیے رہو گے تو کبھی گمراہ نہ ہوگے۔ یہ دونوں کبھی جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ حوض کوثر پر میرے پاس پہنچیں۔

اس حدیث شریف اور اس سے مشابہ دوسری احادیث کو مختلف تعبیروں کے ساتھ شیعہ اور اہل سنت کی مختلف کتابوں نے ذکر کیا ہے۔

(صحیح مسلم: ۷۔ ۱۲۲، سنن دارمی: ۲۔ ۴۳۲، مسند احمد: ج۳، ص ۱۴، ۱۷، ۲۶، ۴۲۶، ۳۶۶، ۱۷۱۔ ۵۳۷، ۱۸۲ اور ۱۸۹، مستدرک حاکم: ۳۔ ۱۰۹۔ ۱۴۸۔ ۵۳۳ وغیرہ)

www.ketab.ir

حرف اول

جب آفتاب عالم تاب افق پر نمودار ہوتا ہے کائنات کی ہر چیز اپنی صلاحیت و ظرفیت کے مطابق اس سے فیضیاب ہوتی ہے حتی ننھے ننھے پودے اس کی کرنوں سے سبزی حاصل کرتے ہیں اور غنچہ و کلیاں خود میں رنگ و نکھار پیدا کرلیتی ہیں تاریکیاں کافور اور کوچہ و راہ اجالوں سے پرنور ہوجاتے ہیں، چنانچہ متمدن دنیا سے دور عرب کی سنگلاخ وادیوں میں قدرت کی فیاضیوں سے جس وقت اسلام کا سورج طلوع ہوا، دنیا کی ہر فرد اور ہر قوم نے قوت و قابلیت کے اعتبار سے فیض اٹھایا۔

www.ketab.ir

اسلام کے مبلغ و موسس سرور کائنات حضرت محمد مصطفیٰ غار حراء سے مشعل حق لے کر آئے اور علم و آگہی کی پیاسی اس دنیا کو چشمۂ حق و حقیقت سے سیراب کردیا، آپ کے تمام الٰہی پیغامات ایک ایک عقیدہ اور ایک ایک عمل فطرت انسانی سے ہم آہنگ ارتقائے بشریت کی ضرورت تھا، اس لئے ۲۳ برس کے مختصر عرصے میں ہی اسلام کی عالمتاب شعاعیں ہر طرف پھیل گئیں اور اس وقت دنیا پر حکمراں ایران و روم کی قدیم تہذیبیں اسلامی قدروں کے سامنے ماند پڑگئیں، وہ تہذیبی اصنام جو صرف دیکھنے میں اچھے لگتے ہیں اگر حرکت و عمل سے عاری ہوں اور انسانیت کو سمت دینے کا حوصلہ، ولولہ اور شعور نہ رکھتے ہوں تو مذہبِ عقل و آگہی سے روبرو ہونے کی توانائی کھودیتے ہیں یہی وجہ ہے کہ

ایک چوتھائی صدی سے بھی کم مدت میں اسلام نے تمام ادیان و مذاہب اور تہذیب و روایات پر غلبہ حاصل کرلیا۔

اگرچہ رسولؐ اسلام کی یہ گرانبہا میراث کہ جس کی اہل بیت اور ان کے پیرووں نے خود کو طوفانی خطرات سے گزار کر حفاظت و پاسبانی کی ہے، وقت کے ہاتھوں خود فرزندان اسلام کی بے توجہی اور ناقدری کے سبب ایک طویل عرصے کے لئے تنگنائیوں کا شکار ہوکر اپنی عمومی افادیت کو عام کرنے سے محروم کردی گئی تھی، پھر بھی حکومت و سیاست کے عتاب کی پروا کئے بغیر مکتب اہل بیت نے اپنا چشمۂ فیض جاری رکھا اور چودہ سو سال کے عرصے میں بہت سے ایسے جلیل القدر علماء و دانشور دنیائے اسلام کے سامنے پیش کئے جنھوں نے بیرونی افکار و نظریات سے متاثر اسلام و قرآن مخالف فکری و نظری موجوں کی زد پر اپنی حق آگیں تحریروں اور تقریروں سے مکتب اسلام کی پشت پناہی کی ہے اور ہر دور اور ہر زمانے میں ہر قسم کے شکوک و شبہات کا ازالہ کیا ہے۔

خاص طور پر عصر حاضر میں اسلامی انقلاب کی کامیابی کے بعد ساری دنیا کی نگاہیں ایک بار پھر اسلام و قرآن اور مکتب اہل بیت پر ٹکی ہوئی ہیں، دشمنان اسلام اس فکری و معنوی قوت واقتدار کو توڑنے کے لئے اور دوستداران اسلام اس مذہبی اور ثقافتی موج کے ساتھ اپنا رشتہ جوڑنے اور کامیاب و کامراں زندگی حاصل کرنے کے لئے بے چین و بے تاب ہیں، یہ زمانہ علمی اور فکری مقابلے کا زمانہ ہے اور جو مکتب بھی تبلیغ اور نشر و اشاعت کے بہتر طریقوں سے فائدہ اٹھاکر انسانی عقل و شعور کو جذب کرنے والے افکار و نظریات دنیا تک پہنچائے گا، وہ اس میدان میں آگے نکل جائے گا۔

www.ketab.ir

(عالمی اہل بیتؑ کونسل) مجمع جہانی اہل بیتؑ نے بھی مسلمانوں خاص طور پر اہل بیت عصمت و طہارت کے پیروؤں کے درمیان ہم فکری و یکجہتی کو فروغ دینے کو وقت کی ایک اہم ضرورت قرار دیتے ہوئے اس راہ میں قدم اٹھایا ہے کہ اس نورانی تحریک میں حصہ لے کر بہتر انداز سے اپنا فریضہ ادا کرے، تاکہ موجودہ دنیائے بشریت جو قرآن و عترت کے صاف و شفاف معارف کی پیاسی ہے زیادہ سے زیادہ عشق و معنویت سے سرشار اسلام کے اس مکتب عرفان و ولایت سے سیراب ہوسکے، ہمیں یقین ہے عقل و خرد پر استوار ماہرانہ انداز میں اگر اہل بیت عصمت و طہارت کی ثقافت کو عام کیا جائے اور حریت و بیداری کے علمبردار خاندان نبوتؐ و رسالت کی جاوداں میراث اپنے صحیح خدو خال میں دنیا تک پہنچادی جائے تو اخلاق و انسانیت کے دشمن، انانیت کے شکار، سامراجی خوں خواروں کی نام نہاد تہذیب و ثقافت اور عصر حاضر کی ترقی یافتہ جہالت سے تھکی ماندہ آدمیت کو امن و نجات کی دعوتوں کے ذریعہ امام عصر (عج) کی عالمی حکومت کے استقبال کے لئے تیار کیا جاسکتا ہے۔

ہم اس راہ میں تمام علمی و تحقیقی کوششوں کیلئے محققین و مصنفین کے شکرگزار ہیں اور خود کو مؤلفین و مترجمین کا ادنیٰ خدمت گار تصور کرتے ہیں۔ زیر نظر کتاب، مکتب اہلبیت علیہم السلام کی ترویج و اشاعت اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے مفکر جلیل "جواد محدثی" کی گراں قدر کتاب "بازگشت بہ فطرت یا توبہ" کو فاضل جلیل مولانا مرغوب عالم عسکری صاحب نے اردو زبان میں اپنے ترجمہ سے آراستہ کیا ہے جس کے لئے ہم ان تمام حضرات کے شکرگزار اور مزید توفیقات کے آرزومند ہیں۔ اس منزل میں ہم اپنے ان

www.ketab.ir

تمام دوستوں اور معاونین کا بھی صمیم قلب سے شکریہ ادا کرتے ہیں کہ جنہوں نے اس کتاب کے منظر عام تک آنے میں کسی بھی عنوان سے زحمت اٹھائی ہے خدا کرے کہ ثقافتی میدان میں یہ ادنیٰ جہاد رضائے مولیٰ کا باعث قرار پائے۔

والسلام مع الاکرام

مدیر امور ثقافت، مجمع جہانی اہل بیت علیہم السلام

www.ketab.ir

حرف آغاز

بارگاہ الٰہی سے کٹا ہوا انسان اس سر بریدہ سیٹھے کے قلم کے مانند ہے کہ جس کی آواز کو مولوی نے گریہ سے تعبیر کیا ہے اور کہا ہے کہ اس کا نالہ وشیون کرنا دوبارہ اپنے نیستان (وہ جھاڑی جہاں یہ اگتا ہے) سے ملنے کی خاطر ہے اور اس کا آہ وفغاں کرنا اس کے پر درد ہجر کی مکمل حکایت ہے گویا وہ اپنی مفارقت وجدائی کا شکوہ کر رہا ہے۔

اگر اطاعت و بندگی انسان کو بارگاہ خدا سے وصل کرتا ہے تو گناہ وعصیان کا ارتکاب اس رشتہ اور پیوند کو پارہ پارہ کر دیتا ہے اور ایک انسان کو وسیع رحمت الٰہی کے حرم سے دور کر دیتا ہے، جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ دوزخ کا ایندھن بن جاتا ہے۔

لیکن سارا ماجرا اتنا ہی نہیں ہے بلکہ اس کے بعد کا مرحلہ بھی ہے کہ جہاں انسان رشتہ عبودیت کے ذریعہ، ساحت ربوبیت سے پیوستہ ہو جاتا ہے اور وہ سر بریدہ سیٹھے کا قلم دوبارہ اپنے نیستان کی طرف پلٹ جاتا ہے اسی راہ بازگشت کا نام ہے "توبہ"۔

"توبہ" بند دروازے کی پشت پر ایک دریچہ ہے۔ توبہ، ناامیدی اور مایوسی کے آخری کوچہ میں امید کی ایک کرن ہے، جس وقت انسان کے دماغ پر سنگ جہالت اور غفلت کی مار پڑتی ہے تو وہ "دام گناہ" اور شیطان کے جال میں پھنس جاتا ہے، اور آدمیت کے حصار

www.ketab.ir

سے باہر نکل آتا ہے نیز حیوانیت کا روپ دھار لیتا ہے، اس کا دل سیاہ اور اس کی زندگی آلودہ ہو جاتی ہے اور وہ خود ہوائے نفسانی کے ہاتھوں ایک کھلونا بن جاتا ہے اور کبھی کبھی تو اس بات کا احساس کرنے لگتا ہے کہ جس مقام پر وہ ہے اور جہاں پر اسے ہونا چاہئے اس کے درمیان بہت زیادہ فاصلہ ہوگیا ہے اور وہ بہت گہری کھائی میں گر پڑا ہے چنانچہ وہ اپنے اور اپنے خالق سے شرمندہ ہوتا ہے اور یہ تصور کرنے لگتا ہے کہ وہ بدبختی کے آخری دہانے تک پہونچ گیا ہے کہ جہاں سے برگشت ممکن نہیں ہے، لیکن ایسا نہیں ہے بلکہ توبہ کا دروازہ کھلا ہوا ہے اور ہر عاصی و پشیمان بندے کے لئے خداوند عالم کی طرف سے یہ دعوت نامہ موجود ہے کہ وہ پلٹ آئے یہاں پر جو بات قابل اہمیت ہے وہ صدائے الٰہی پر کان دھرنا ہے اور خدا کی طرف متوجہ ہونا ہے، کبھی کبھی ایسا ہوتا ہے کہ خداوند عالم خود اس خواب غفلت سے بیدار ہونے کے اسباب مہیا کر دیتا ہے۔

شرمنده کرده است مرا تیره کاری ام
یا رب ببخش بر من و بر آه و زاری ام
ترسم که خواب غفلتم آخر کند هلاک
بیدار کن زخواب و بده هوشیاری ام[1]

مجھ کو میری سیاہ کاریوں نے رسوا و شرمندہ کر دیا ہے، اے پالنے والے میری آہ و زاری پر رحم کر اور مجھے بخش دے۔

مجھے ڈر ہے کہ خواب غفلت کہیں مجھے ہلاک نہ کر دے (اے خدا) مجھے

(۱)۔ حجۃ الاسلام، بہجتی (شفق)۔

خواب غفلت سے بیدار کرا اور مجھے فہم وشعور عطا کر۔

ایک مرتبہ پھر معارف نہج البلاغہ سے آشنائی اور حکمت علوی کے آب زلال سے کچھ قطرے نوش فرمانے کے لئے امیرامومنین علیہ السلام کے نورانی ارشادات ورہنمائی سے استفادہ کرتے ہیں اور موضوع "توبہ" کے حوالے سے نہج البلاغہ کے حضور میں زانوئے ادب تہہ کرتے ہیں۔

چنانچہ جوکچھ مذکورہ گفتار میں آپ ملاحظہ فرمائیں گے وہ سخنان امیرالمومنین علیہ السلام کے عطرآفرین گلستان کے کچھ پھول ہیں کہ جن کو سبد عبارت میں آراستہ کرکے پیش کیا جارہا ہے، نیز ان کے حکمت آمیز اور نورانی کلمات کی شرح کے لئے شستہ اور سلیس عبارت کا سہارا لیا گیا ہے تاکہ اس کے نوجوان مخاطبین اپنے پاک وپاکیزہ اور مستعد قلب کے ساتھ نہج البلاغہ کے مضمون ومفاہیم سے بہرہ مند ہوسکیں۔

www.ketab.ir

حضرت علی علیہ السلام کے خطبات، مکتوبات اور کلمات قصار کے حوالے سے حاشیہ میں جو شمارہ نمبر دیا گیا ہے وہ "صبحی صالح" کی نہج البلاغہ کے مطابق ہے۔ امید ہے کہ یہ نوشتہ ہمارے پیشوا حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی بصیرت افروز رہنمائی کی وجہ سے بہت زیادہ آشکار اور روشن ہوجائے، نیز ہمارے لئے "توفیق توبہ" کی راہ فراہم کردے۔

جواد محدثی